جناب عمار یاسر*

دارالعلوم حقانیہ
عظیم دینی درسگاہ

کچھ عرصہ قبل دارالعلوم حقانیہ خصوصی طور پر سیکولر اور لبرل حلقوں کی جانب سے اعتراضات کی سنگ باری کی زد میں رہا۔ پی پی پی کے آصف علی زرداری، بلاول زرداری، قمرزمان کائرہ اور ن لیگ کے پرویز رشید اور طلال چودھری نے دارالعلوم پر دہشت گردی کا سرپرست ہونے کا الزام لگایا۔ خیبر پختونخوا کی حکومت کی جانب سے دارالعلوم کو دی جانے والی مبینہ گرانٹ پر اے این پی کے زعماء بھی سخت سیخ پا ہوئے، جہاں تک پی پی پی کی تنقید کا تعلق ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں، آصف علی زرداری اوران کے صاحبزادے کو دینی مدارس کی اہمیت کا اندازہ ہی نہیں ہے، دونوں کی بھرپور توجہ شوگر ملز پر قبضہ کرنے، بیرون ملک جائیدادیں بنانے اور اندرون ملک گمراہ کن تقاریر پر مرکوز ہے، زرداری صاحب نے اپنی عملی زندگی کا آغاز بمبینو سینما کراچی کے ٹکٹ فروخت کرنے سے کیا اور آج ملک میں ۱۳ رشوگر ملز کے مالک ہیں، فرانس ،لندن، نیویارک، دبئ اور سوئٹزرلینڈ میں ان کے اربوں کھربوں کے اثاثے ہیں، ان لوگوں نے الزام لگایا کہ کے پی کے حکومت نے دارالعلوم حقانیہ کو کروڑوں کی گرانٹ دی ہے، دارالعلوم کے ترجمان نے وضاحت کی ہے کہ حکومت نے دارالعلوم کے انفرااسٹراکچر پر خود تقریباً ۱۰ کروڑ کی رقم خرچ کی ہے اور دارالعلوم کی انتظامیہ کے حوالے کوئی رقم نہیں کی گئی، دارالعلوم پر جو بھی رقم خرچ کی گئی ہے، اس سے قرآن و حدیث کے ہزاروں طلبا کو فائدہ ہوگا، آصف علی زرداری صاحب اوران کے فرزند کو احساس کرنا چاہیے کہ یہ دارالعلوم پاکستان کی بہت بڑی درسگاہ ہے جس پر سرمایہ خرچ کرنا ذخیرہ آخرت ہے، یہ لوگ اندازہ لگائیں کہ پی پی پی کی ہر حکومت

---

* معروف کالم نگار روزنامہ اسلام

نے مرحوم بھٹو کے مزار پر کروڑوں روپے خرچ کئے ہیں، دینی تعلیم کے سب سے بڑے ادارے پر تنقید کرنے والوں کو اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے، مقام افسوس ہے کہ زرداری صاحب اپنی اہلیہ بے نظیر بھٹو کے قتل کا الزام بھی بغیر ثبوت کے دارالعلوم حقانیہ پر لگاتے رہے اور یہ بھول گئے کہ بے نظیر زرداری کے قتل کا فائدہ کسے ہوا تھا؟ ۱۹۹۶ء میں مرتضیٰ بھٹو کے قتل کا الزام کس پر لگا تھا؟

دارالعلوم حقانیہ کے ہزاروں فارغ التحصیل علما ملک بھر میں قرآن وسنت کی تعلیم دے رہے ہیں، انتہائی شمال میں چپلو سے لے کر انتہائی جنوب میں گوادر تک علمائے حقانیہ دین کے درس وتدریس میں مشغول ہیں، پورے ملک میں علمائے حقانیہ کا نام ہے۔

۱۹۸۶ء میں پاک فضائیہ کے ہیرو ایم ایم عالم مرحوم نے احقر کو ایک ملاقات میں بتایا تھا کہ روسی جارحیت کے خلاف سب سے بڑی مزاحمت دارالعلوم حقانیہ کے فارغ التحصیل علماء کررہے ہیں، عالم صاحب نے دارالعلوم حقانیہ کو جہاد کی یونیورسٹی قرار دیتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کو اس وقت کا مجاہد کبیر قرار دیا تھا۔ احقر نے خود کئی مرتبہ حضرت شیخ الحدیثؒ کی خدمت میں حاضری دی اور حضرت کی دعائیں حاصل کیں۔ جہاد افغانستان کی سرپرستی کرنے پر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم سے آپ بہت خوش تھے۔

ایم ایم عالم صاحب کافی عرصہ جہاد افغانستان میں اِن رہے۔ان کا بیان تھا کہ حقانی مجاہدین ۷۵ ایم ایم آر آر سے روس کے جدید ترین ہیلی کاپٹروں کونشانہ بناتے تھے۔ ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۹ء تک یہ جہاد جاری رہا اوراس کے نتیجے میں روس ایک گزری ہوئی داستان بن گیا۔ پی پی کو مجاہدین اسلام کی فتح ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ان کی قیادت کا آغاز کار سے یہی ماٹو رہا ہے کہ ہر قیمت پر اقتدار حاصل کیا جائے خواہ اس کے لئے ''اِدھر ہم،اُدھر تم'' کے فلسفے پر ہی کیوں نہ عمل کرنا پڑے۔ جہاں تک پرویز رشید اور طلال چودھری کے بیانات کا تعلق ہے تو وہ دونوں ہذیانی کیفیت میں ہیں۔ پرویز رشید ابھی تک اپنی پہلی پارٹی پی پی پی کے نظریات پر قائم ہیں اور طلال چودھری پر اپنے سابق باس پرویز مشرف کا سایہ ہے۔ جہاد افغانستان اوراس میں دارالعلوم حقانیہ کے کردار پر سب سے زیادہ اعتراض اے این پی کو تھا اور آج بھی یہ طبقہ علماء سے حد درجہ حسد کرتا ہے۔

۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کی سہ پہر روسی فوج نے کابل پر قبضہ تو عبدالولی خان اوران کی جماعت نے اسے ویلکم کیا۔ اس سے قبل ۱۹۷۹ء میں وہ حفیظ اللہ امین کے برسراقتدار آنے پر بہت مسرور تھے،اس سے پہلے یہ لوگ نور محمد ترکئی اور داؤد خان کے حامی رہے۔ ۲۷۔دسمبر ۱۹۷۹ء کو روس نے ٹینکوں اور

توپوں سے کابل میں قتل عام کیا۔ ببرک کارمل کو تخت کابل پر بٹھادیا۔عبدالغفار خان اورعبدالولی خان نے روسی جارحیت پر مسرت کا اظہار کیا، جبکہ جنرل محمد ضیاء الحق نے عالم کفر کی بڑی طاقت کے خلاف مزاحمت کا اعلان کیا۔عبدالولی خان اوران کے ساتھیوں نے جنرل صاحب سے ملاقات کی اور تجویز دی کہ ہم روس کے خلاف مزاحمت نہ کریں،مگر جنرل ضیاء الحق نے ان کی کوئی بات نہیں سنی۔

۱۹۸۰ء میں جہاد شروع ہوا، اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی، روس ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا، روس کے ایجنٹ ناکام و نامراد ہوئے۔ دارالعلوم حقانیہ جسے پوری دنیا جہاد فی سبیل اللہ کی یونیورسٹی سمجھتی تھی، ان کے نزدیک (استغفراللہ)دہشت گردی کی درسگاہ تھی۔ دارالعلوم کے علماء نے روس کے الحاد کا قبرستان کابل بنادیا۔۱۹۹۰ء کے الیکشن میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے ایک معتقد مولانا محمد حسن جانؒ نے چارسدہ میں اے این پی کے ستون کو چاروں شانے چت گرادیا، جس کے صدمے سے موصوف اپنے حجرے میں بند ہوگئے اور وہیں سے ان کی میت اٹھی۔

علماء کی مخالف یہ جماعت اس اہل ہی نہیں کہ اس پر تبصرہ کیا جاسکے، دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ ان کی مخالفت کی وجہ یہ ہے کہ حقانی علماء پورے ملک،افغانستان اورایران کے صوبہ سیستان میں قرآن وحدیث کی درس وتدریس میں مشغول ہیں۔۱۹۷۰ء میں اے این پی کے اجمل خٹک نے حضرت شیخ الحدیثؒ سے شکست کھائی تھی۔آج بھی دارالعلوم حقانیہ ان کے غلط سیاسی نظریات کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

دارالعلوم حقانیہ پاکستان میں عظمت اسلام کا امین ہے۔اس کی عظمت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ آج دارالعلوم دیوبند میں دورہ حدیث کے طلبا کی تعداد ایک ہزار(۱۰۰۰) ہے جبکہ دارالعلوم حقانیہ میں پندرہ سو(۱۵۰۰) طلباء دورہ حدیث میں ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ حضرت شیخ الحدیثؒ کے قائم کردہ دارالعلوم پر اپنا بے پایاں فضل وکرم قائم رکھے۔

(احقر دل کا مریض ہے، مرض شدت اختیار کر چکا ہے۔قارئین سے دعا کی درخواست ہے)

(بشکریہ روزنامہ ''اسلام'' ۸۔اپریل ۲۰۱۸)

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے
آپ اپنے موقر مضامین اس ای میل ایڈریس پر بھی بھیج سکتے ہیں
editor_alhaq@yahoo.com